ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

نیاز حسین ٭

ولیم ییٹس کی لغت:
مستشرقین کی اردو لغت نویسی کی فراموش شدہ کڑی

William Yeats Dictionary: The Forgotten Link of Orientalist Urdu-English Lexicography

By *Niaz Hussain, Lecturer Urdu, Sindh Muslim Govt. Science College, Karachi.*

ABSTRACT

This article is about the lexical features of Urdu-English dictionary named *A Dictionary Hindustani And English*, its unique position compared to the lexical works of other orientalist lexicographers. The great lexicography compiled by William Yates. Despite its unique features, it is a neglected dictionary that has not been discussed by Urdu lexicographers until now. The linguistic and lexical insight that the eminent lexicographer has demonstrated even before the formal advent of linguistics is revealed, needs to be brought to the fore. Compared to the Urdu-English Orientalist lexicographers of his time, he had better lexical insight and spelling, mastery of Arabic and extensive knowledge of Arabic-Urdu, familiarity with the Karkhandari language and placement of its words in the right place. Moreover, his nature of avoiding clichéd Hindi and Sanskrit words is impressive. The balance between registration of public and literary words is discussed in particular.

Keywords: Willam Yates, Oriental lexicography, Bilingual lexicography, Forgotten Dictionary, Missionary lexicographer, Urdu-Hindi relation, Karkhandari language.

زیرِ نظر لغت کا نام *A Dictionary Hindustani And English* ہے جسے ولیم ییٹس

٭ لیکچرر اردو، سندھ مسلم گورنمنٹ سائنس کالج، کراچی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

(William Yates) (۱۷۹۲ء۔ ۱۸۴۵ء) نامی ایک مستشرق لغت نویس نے مرتب کیا ہے۔ یہ لغت انگریزی بہ اردو اور اردو بہ انگریزی لغت نویسی کی روایت کا فراموش کردہ باب ہے۔ اس کی اشاعت سنہ ۱۸۴۷ء میں یعنی ییٹس کی موت کے دو سال بعد ہوئی۔[۱] اس اشاعت اول کے بعد اس لغت کی مزید کسی اشاعت کا ثبوت یا تذکرہ نہیں ملتا۔

ییٹس کی مشکلات

لغت نویسی ایک مشکل فن ہے۔ یہ مشکل اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب لغت دولسانی ہو اور لغت نویس غیر ملکی ہو۔ لغت نویسی کی روایت بتاتی ہے کہ عام طور پر لغات کی تشکیل اہل زبان کے بجائے غیر ملکیوں کے ہاتھوں انجام پاتی ہے۔ اس کی وجہ مذہب، تعلیم اور تجارت کے علاوہ استعماری مقاصد کا حصول ہوتا ہے۔ ییٹس کی لغت میں یہ چاروں مقاصد نیز استعماری مقاصد بدرجہ اولیٰ شامل تھے۔ ییٹس کی زیرِ نظر لغت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ولیم ییٹس کی زیرِ نظر لغت سے قبل اردو انگریزی دولسانی لغات کی روایت میں جان شیکسپیئر (۱۷۷۴ء۔ ۱۸۵۸ء) اور جان بورتھ وک گل کرسٹ (John Borthwick Gillchrist)(۱۷۵۹ء۔ ۱۸۴۱ء) کی لغات سمیت کئی لغات سامنے آچکی تھیں۔[۲] مگر اس کے باوجود اردو بہ انگریزی یا انگریزی بہ اردو لغت نویسی، اس لیے بھی مشکل تھی کہ اس وقت تک خود اردو زبان اور اس کی قواعدی ہیئت واضح نہیں ہوئی تھی۔[۳] نیز انگریزی اردو اور اردو انگریزی لغت نویسی کی روایت بھی ابھی ابتدائی مرحلے میں تھی۔

لغت کا تعارف

اس لغت کو کلکتہ کے بیپٹسٹ مشن پریس نے ۱۸۴۷ء میں شائع کیا۔ اس کی دوبارہ اشاعت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس کی ضخامت ۵۶۴ صفحات ہے اور اس میں دو ضمیمے بھی شامل ہیں۔ مولوی عبدالحق نے لغتِ کبیر اردو کے دیباچے میں عام طور پر مستشرق لغت نویسوں کی لغات کا تعارف تفصیل سے کروایا ہے مگر زیرِ نظر لغت کا تذکرہ صرف ایک سطر میں کیا ہے اس میں بھی صرف اس کا سنِ اشاعت ہی دیا ہے۔[۴] مقتدرہ قومی زبان نے جب کتب لغت کے تحقیقی و لسانی جائزے کے ایک سلسلے کا آغاز کیا تو اس میں بھی ییٹس کی لغت جگہ نہ پا سکی۔ ییٹس کی لغت تو خیر، اس سلسلے میں خود گل کرسٹ کی لغت نویسی کو بھی جگہ نہ مل سکی تو اس میں ییٹس کی لغت کا کیا مذکور۔[۵] اس لیے اس امر کی ضرورت تھی کہ ییٹس کا تعارف، مستشرق لغت نویسی کی تاریخ میں ییٹس کا مقام، لغوی حیثیت اور

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

اس کی منفرد خصوصیات کے بارے میں معلومات ایک تحریر میں آجائیں۔

مستشرقین کی اردو۔انگریزی لغت نویسی کا مابعدالطبیعیاتی پہلو

مشنری لغت نویسوں کا کام مثبت اور منفی دونوں پہلو رکھتا ہے۔ برعظیم پاک وہند کی فضا مذہبی ہے۔ یہاں کی زبانیں، مذہبی اور مابعدالطبیعیاتی ذخیرہ الفاظ سے مملو ہیں۔ مشنری لغت نویس اپنے مسیحی پس منظر کی وجہ سے خدا، کائنات، حیات بعدالممات، ہدایت اورنجات کے الہامی تصورات سے گہرائی کے ساتھ آگاہ تھے اورییٹس کی طرح ان میں سے بعض کی عربی دانی اس پر مستزادتھی اس لیے یہاں کے روایتی مذاہب بالخصوص اسلام اس سلسلے میں ان کے تسامحات بھی محلِ نظر ہیں مگرمجموعی طور پر مشنری مستشرق لغت نویسوں کے مذہبی پس منظر نے انھیں یہاں کی تہذیب، زبان اوراس کے ذخیرہ الفاظ کی تفہیم میں مددفراہم کی۔

مشنری لغت نویسی کی نوعیت

مشنری لغت نویسوں کا مقصد بلاشبہ مذہبی تھا مگر ان کےلغوی کارناموں کی نوعیت، مذہبی اور غیر مذہبی دونوں پہلووں پر غالب رہی ہے۔ ییٹس کی لغت بھی مستشرق لغت نویسی کے اسی سلسلے سے تعلق رکھتی ہے۔ اردو لغت نویسی کے ارتقا میں مشنری لغت نویسوں کا اہم کردار ہے۔ لغت نویسی مشکل اور تھکا دینے والا کام ہے۔ یہ مشکل اس وقت شدید ہوجاتی ہے جب یہ صبرآزما کام ایک فرد کے ذمے ہو۔ ظاہر ہے کہ مسیحی مبلغین نے یہ کام مذہبی جذبے سے کیا اس لیے یہ مشکل کام ان کے ایک فرد کے لیے مکمل کرلینا نسبتاً آسان ثابت ہوا۔ ییٹس مذہبی رجحان کا حامل تھا اورزبان دانی کی غیرمعمولی صلاحیت رکھتا تھا۔ یہ بہرحال اس کا کارنامہ ہے کہ اس نے ہندوستان میں رابطے کی اس وسیع زبان میں اس میں قدرِ تفہیم پیدا کرلی جس کی بنیاد پر ایک دولسانی لغت ترتیب دینے جیسے پیچیدہ کام پر قادر ہوسکا۔ اس کی یورپ سے ہندوستان ہجرت کے بعد مسیحیت کے لیے یہ اس کا دوسرا کارنامہ تھا۔ ظاہر ہے کہ اس کا سہرا ییٹس کے مذہبی رجحان اور زبان دانی کی صلاحیت کے سر ہے۔

اردو ہندی کا باہمی تعلق، اردو لنگوا فرینکا اور ییٹس

دیباچے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو زبان کی نوعیت کے بارے میں فاضل لغت نویس کے نظریات بڑی حد تک حقیقت پر مبنی تھے۔ فاضل لغت نویس کے لسانی نظریات کی درستی اس لیے بھی قاری کے کو حیرت میں مبتلا کردیتی ہے کہ ابھی تک اردو کو لشکری زبان سمجھا جارہا ہے اور اس غلط فہمی کا خاتمہ ممکن نہیں ہوسکا ہے۔ ییٹس نے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اگرچہ اس زمانے کے تصور کے لحاظ سے پہلے اردو کا تذکرہ لشکری زبان کے طور پر کیا ہے مگر آگے چل کر وہ لسانیاتی بنیادوں پر اردو کی اس حیثیت کا انکار کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ اگرچہ ہندی اور اردو کو ایک ہی زبان قرار دیا جاتا ہے مگر اردو، ہندی سے الگ ایک زبان ہے جس کا ہندی سے جدا اپنا رسم الخط ہے۔ اگرچہ اردو نے قواعد کا ڈھانچہ ہندی سے لیا ہے مگر اس کے ذخیرۂ الفاظ کا بڑا حصہ فارسی و عربی سے مستعار ہے۔ اردو کے کسی بھی فن پارے (یہاں اس نے ''خرد افروز'' کی مثال دی) کی زبان کا جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ اس کے زیادہ تر اسما اور صفات کا تعلق فارسی اور عربی سے ہے جب کہ ضمائر، مددگار افعال، کچھ مختصر افعال، لاحقے، گنتی، چند افعال اور اسما کا تعلق ہندی سے ہے۔ فاضل لغت نویس نے اردو، فارسی اور عربی کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اردو کا فارسی سے وہی تعلق ہے جو فارسی کا عربی سے ہے۔

آگے چل کر ییٹس نے ایک اور دل چسپ اور اہم مثال سے اس نکتے کو واضح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ برطانیہ پر نارمن حملے کے وقت وہاں اینگلوسیکسن زبان بولی جاتی تھی جب کہ حملہ آوروں کی زبان نارمن فرانسیسی تھی۔ حاکم و محکوم کے اس لسانی اختلاط کے نتیجے میں اگرچہ زبان کا بنیادی ڈھانچہ اینگلوسیکسن ہی رہا مگر اس کے ذخیرہ الفاظ میں بڑی تعداد فرانسیسی اور لاطینی الاصل الفاظ کی داخل ہوگئی۔ فاضل مصنف کے اس لسانی نقطہ نظر سے، اردو زبان کی نوعیت، ہندی اور عربی و فارسی سے اس کے تعلق و اختلاف کے بارے میں لغت نویس کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ فاضل لغت نویس کا یہ نقطہ نظر اس لیے بھی اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ اس وقت تک لسانیات نے اپنی باقاعدہ شکل بھی اختیار نہیں کی تھی۔[۶] ییٹس نے اس لغت سے پہلے ایک مختصر مگر اہم دیباچہ تحریر کیا ہے۔ دیباچے کے بالکل آغاز میں ییٹس نے پورے ہندوستان میں رابطے کی زبان کے طور پر اردو یا ہندوستانی کی حیثیت ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ ہندوستان میں بنگالی، ہندی اور مرہٹی جیسی زبانیں اپنے خاص علاقے تک محدود ہیں مگر اردو زبان پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے۔[۷]

لغت کی ترتیب

زیرِ نظر لغت کے آغاز میں مخففات کی وضاحت کے لیے فہرست ہونی چاہیے تھی جو کہ موجود نہیں البتہ اسم، فعل، واحد جمع، صفت، زبان، مذکر و مونث اور جمع الفاظ کی نشان دہی کے لیے مخففات درست مقامات پر موجود ہیں۔ اس لغت میں راس لفظ کو پہلے اردو میں درج کیا گیا ہے۔ ہر لفظ کا رومن تلفظ درج کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس لفظ کی قواعدی حیثیت درج کر کے اس کے معنی سے قبل اس لفظ کی اصل زبان کی نشان دہی بھی انگریزی حروج

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

تہجی کی مدد سے کی ہے۔ زیرِ نظر لغت کا مقصد ایسٹ انڈیا کمپنی کے انگریزوں کو اردو الفاظ سے واقف کرانا تھا لہٰذا اردو الفاظ کی تشریح انگریزی زبان میں کی گئی ہے۔ اس لغت کی ترتیب میں ییٹس نے ہندی کے سنسکرت الاصل الفاظ کی بڑی تعداد درج نہیں کی۔ اس کے بقول یہ الفاظ ہندی یا سنسکرت لغات میں باآسانی مل جاتے ہیں اور اردو سیکھنے والے طلبہ کے لیے ان کا اندراج چنداں افادیت نہیں رکھتا۔ اس لغت میں دیوناگری رسم الخط میں الفاظ کا اندراج بھی نہیں کیا گیا کہ اس طرح اردو لغت کی ضخامت بلاوجہ بڑھ جاتی۔ اردو شاذ ہی دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔ اردو زبان کے ہر لفظ کے اظہار کے لیے اردو کا اپنا رسم الخط کافی ہے۔(۸)

ییٹس کی عربی دانی اور اس کا لغت پر اثر

اگرچہ ییٹس کی لغت میں عربی الاصل الفاظ اپنی جگہ پر موجود ہیں مگر عربی الاصل الفاظ کے مشتقات اور ان کی تشکیل کے اصولوں کو لغت کے آخر میں ایک ضمیمے کی شکل میں ظاہر کیا ہے۔ اس سلسلے کا پہلا ضمیمہ صفحہ نمبر ۵۶۵ سے شروع ہوکر صفحہ نمبر ۵۶۹ تک جاتا ہے۔ یہ ضمیمہ عربی کے بے قاعدہ جمع الفاظ پر مشتمل ہے۔ اسی صفحے سے دوسرا اور اصل ضمیمہ شروع ہوتا ہے جو صفحہ نمبر ۵۸۹ تک جاتا ہے۔ یہ ضمیمہ عربی الفاظ کے مادے اشتقاقات کی فہرست پر مشتمل ہے۔ اس ضمیمے میں اردو میں استعمال ہونے والے عربی کے تقریباً تمام راس الفاظ کی فہرست موجود ہے۔ اگر کوئی طالب علم بلاتاخیر کسی مشتق لفظ کے اصل لفظ تک پہنچنا چاہے تو یہ ضمیمہ اس کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ اس ضمیمے کی دوسری افادیت یہ ہے کہ ان راس الفاظ کے ساتھ اس ضمیمے میں راس الفاظ سے مشتق الفاظ بنانے کے قاعدے بھی تفصیل سے بیان کردیے گئے ہیں۔ اشتقاق اور مشتق الفاظ کے قواعد کے بیان نے اس لغت کی اہمیت میں گراں قدر اضافہ کیا ہے اور یہ اس لغت کی خاص بات ہے۔ اس لغت کی ایک اہم بات لغت نویس کا عربی زبان کی طرف رجحان ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ فاضل لغت نویس اگرچہ ہندی اور سنسکرت کے ٹھیٹھ الفاظ کے اندراج سے گریزاں نظر آتا ہے مگر عربی الفاظ، ان کی جمع، اشتقاقات کے نظام اور ان کے اصولوں کو نظرانداز نہیں کرتا بلکہ ان کے لیے اپنی مختصر لغت میں برابر جگہ رکھتا ہے۔ اردو الفاظ کے بڑے ماخذ کے طور پر عربی کے لیے یہ فاضل لغت نویس کا اعتراف ہے۔

تلفظ کا نظام

فاضل لغت نویس نے نے کتاب کے دیباچے میں بتایا ہے کہ اس نے اردو الفاظ کے انگریزی تلفظ کے

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

لیے ولیم جونز (William Jones) (۱۷۴۶ء۔ ۱۷۹۴ء) کے نظام کو ترجیح دی ہے جو اس وقت تک ہندوستان میں اعتبار حاصل کر چکا تھا مگر فاضل لغت نویس نے اس نظام تلفظ کی تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا۔ اردو اور انگریزی میں مصوتے عام طور پر ہم آواز ہیں۔ ان کے علاوہ مصمتوں (Vowels) کا تلفظ اطالوی انداز میں ظاہر کیا گیا ہے۔

ادبی اسناد کا عدم وجود

ییٹس کی لغت کی خامیوں میں سے ایک اس میں ادبی اسناد، محاورات اور امثال کی عدم موجودگی ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ لغت نویس نے اس مختصر لغت کے ذریعے انگریزوں کو اردو الفاظ اور ان کے انگریزی معانی سے واقف کروانا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ بنیادی نوعیت کا کام ہے، محاورات امثال یا اشعار اس مرحلے پر افادیت کے حامل نہ تھے۔ البتہ کہیں کہیں فاضل لغت نویس نے اپنی طبیعت کے مطابق کچھ الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے نہ صرف محاورات درج کیے ہیں بلکہ اس لفظ کے حقیقی و مجازی دونوں معانی تفصیل سے درج کیے ہیں مثلاً لفظ ''آنکھ'' کے اندراج میں اس لفظ سے متعلق تقریباً تمام محاورات درج کیے ہیں اور یہ غالباً اس لغت کا سب سے بڑا اندراج ہے۔ اسی طرح کا اہتمام ''آسن''، ''جی'' اور ''راہ'' کا اندراج بھی نظر آتا ہے۔ یہاں فاضل لغت نویس نے مجازی، لغوی معانی اور اصطلاحی معانی کو الگ الگ ظاہر کرنے کے اہتمام نہیں کیا بلکہ دونوں کے معانی بغیر کسی ترتیب اور تمیز کے ایک ساتھ درج کر دیے ہیں۔ زبان سیکھنے والے مبتدی طلبہ اس قسم کے اندراج سے گم راہ ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ فاضل لغت نویس نے صرف اھل کے لاحقے کے ساتھ چونتیس ۳۴ راس الفاظ کا اندراج کیا ہے۔

اردو لغت نویسی کے مسائل اور ییٹس کی لغت

اردو لغت نویسی وہ یک لسانی ہو یا دولسانی، دونوں کا ایک مشترکہ عیب یہ ہے کہ اکثر لغات میں الفاظ کے معانی درج کرتے ہوئے عام طور پر لفظ کی تعریف نہیں دی جاتی بلکہ اس کے سامنے کئی کئی مترادفات درج کر دیے جاتے ہیں۔ ایک حد تک تو یہ بات مفید ثابت ہوتی ہے کہ نوآموز طالب علم کے سامنے ہم معنی الفاظ کا ایک ذخیرہ آجاتا ہے جس سے واقفیت اسے زبان کی وسعت سے آگاہ کرتی ہے اور اسے برتنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ جس مقصد کے لیے زبان کا طالب علم لغت استعمال کرتا ہے اس کے لحاظ سے الفاظ کے معنی بیان کرنے کا یہ طریقہ غلط ہے۔ زیادہ تر طلبہ کو اپنے مشکل الفاظ، اصطلاحات اور تصورات کی تفہیم کے لیے وضاحت درکار ہوتی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2719-1915 (Online)

ہے۔ ویسے بھی مترادفات کے لیے تو تھیسارس کافی ہوتی ہے۔ اس معاملے کا ایک منفی پہلو یہ بھی ہے کہ یہ طریقہ اہلِ زبان طلبہ کے ذہن کو بھی ہم معنی الفاظ کے درمیان الجھا سکتا ہے کجا یہ کہ اسے غیر اہلِ زبان طلبہ کے لیے تشکیل دی گئی یک لسانی لغات میں استعمال کیا جائے۔ معانی کے ضمن میں مترادفات کی فہرست دینے کے نتیجے میں نوآموز طلبہ کا ذہن مزید الجھ سکتا ہے۔ یہ معاملہ اس وقت سنگین صورت اختیار کر لیتا ہے جب مترادفات کی فہرست طویل کرنے کا شوق غیر متعلقہ یا راس لفظ کے ساتھ تضاد الفاظ کو بھی اس فہرست مترادفات میں جگہ دے دیتا ہے۔ ییٹس نے الفاظ کے معانی درج کرتے ہوئے اس روش سے عموماً گریز کیا ہے۔ اس لغت کی یہ خصوصیت بھی اسے دیگر ہم عصر لغات سے ممتاز کرتی ہے۔ اس کے باوجود اس لغت میں کہیں کہیں اس روش سے اعراض بھی ملتا ہے مثلاً لفظ ''سلیم'' کے معانی درج کرتے ہوئے Genius Poet لکھ دیا ہے جو غیر متعلق ہے۔ اسی طرح لفظ ''آب دست'' کے معانی درج کرتے ہوئے Guiltless faqir (گلٹ لیس فقیر) درج کر دیا ہے جو وارث سرہندی (؟) کے مطابق کسی فارسی لغت میں درج نہیں۔[۹]

ییٹس کے چند عجیب اندراجات

ییٹس نے ایک عجیب اندراج یہ کیا ہے کہ ''سلونا'' کے معانی تو بجا طور پر Salted اور Dark Complexioned کے بیان کیے ہیں مگر اس لفظ کے فوراً بعد اس کے تانیثی لفظ ''سلونی'' کے معانی دیتے ہوئے Tasteful بھی لکھ دیا ہے۔ اسی طرح ''آنڈو'' کے معانی بتاتے ہوئے Having large Testicles درج کیا ہے جو تکنیکی طور پر تو شاید درست ہو مگر اس کے معروف معانی ایک ایسے جانور کے ہیں جو تناسل کے لائق ہو۔ اس خصوصیت کے اظہار کے لیے Male animal بھی کفایت کر سکتا تھا یعنی وہ نر جانور جو عملِ تناسل کے لائق ہو۔ اس معاملے میں ییٹس نے اپنے پیش رو لغت نویسوں کی مکھی پر مکھی پر مارنے کی روش قائم رکھی ہے۔ ۱۸۳۸ء میں سیرام پور سے شائع ہونے والی جوزف ٹیلر تھامپسن (Joseph Taylor Thompson) کی لغت میں بھی یہ اندراج بغیر کسی فرق کے نظر آ جاتا ہے۔[۱۰] لغت نویسوں کے اس مقلدانہ رجحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جابر علی سید نے لکھا:

> دراصل ہر نیا لغت نویس وہ مستشرق ہو یا اہلِ مشرق اپنے پیش رووں کی لکھی ہوئی مکھی پر مکھی مارنے والا منشی ہوتا ہے، اصل فرہنگ نگار وہ ہے جو اولین فرہنگ مرتب کرتا ہے۔[۱۱]

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اس لغت میں حروف تہجی کے بیان میں فاضل لغت نویس نے کافی تفصیل سے کام لیا ہے مگر ان کے علاوہ دیگر الفاظ کے لیے عام طور پر یہ طریقہ اختیار نہیں کیا بلکہ ہر لفظ کے کئی معانی دے دیے ہیں مگر انداز وہی مترادفات کی فہرست والا ہے نہ کہ معنی کی وضاحت کا حامل۔ اردو لغت نویسی اپنی ابتدا میں ہی اس مرض میں گرفتار ہو چکی تھی اور تا حال اسی مرض میں مبتلا ہے۔[۱۲] ییٹس کی لغت کی عمومی صورت حال بھی یہی ہے ورنہ فاضل لغت نویس نے چرس، تل چاولی اور تعزیے جیسے الفاظ کی وضاحت مترادف الفاظ سے کرنے کے بجائے ان کی تعریف اور تفصیل پیش کر کے کی ہے۔

سنسکرت اور ٹھیٹھ ہندی الفاظ سے گریز

ییٹس نے اپنی لغت کے دیباچے میں یہ بات واضح کر دی تھی کہ اس لغت کی ترتیب میں ہندی اور سنسکرت کے ٹھیٹھ الفاظ بالعموم موجود نہیں ہوں گے کیوں کہ ایک تو ہندی اور سنسکرت لغات با آسانی دستیاب ہیں اور دوسرا یہ کہ ییٹس کی لغت ہندوستانی یعنی اردو سیکھنے والے انگریزوں کو سامنے رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ فاضل لغت نویس کے اس دعوے کے باوجود زیرِ نظر لغت میں ایسے سنسکرت اور ہندی الفاظ جا بجا مل جاتے ہیں جن کا استعمال شاید ہی کبھی اردو میں ہوا ہو، ہم عصر اردو میں تو دور دور تک ان کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا مثال کے طور پر ''نکھ'' بمعنی ناخن وغیرہ۔

کرخنداری الفاظ اور ییٹس کا رویہ

اس لغت کے محاسن میں کئی ایسے الفاظ کا اندراج بھی شامل ہے جو شاید مقامی کاری گروں یا کاشت کاروں نے وضع کر لیے ہوں گے مثلاً دستے کے لیے ''ہتھری'' کا لفظ خاصا بہتر تھا مگر دستے یا ہتھری کے بارے میں اردو لغت نویسوں کے اس تعصب کی وجہ سے کہ یہ کم تر الفاظ ہیں انھیں لغات میں درج نہیں کیا۔ ان کے الفاظ کے عدم اندراج نے ان کے انگریزی مترادف لفظ Handle کو رواج دیا۔ اسی طرح کی ایک مثال اسلحے کو ڈھک کر محفوظ رکھنے والے کپڑے یا چمڑے کے لیے ''سلح پوش'' کا لفظ بھی ہے جسے ییٹس نے اپنی لغت میں جائز مقام پر درج کر دیا ہے۔ اس لغت میں ''دو دستی'' کا لفظ ایسے آلے کے لیے درج ہے جس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا ہو یا جس کے دو سر ہوں۔ اس کے علاوہ ایک بہترین مثال لفظ ''دوکسی'' کی ہے۔ یہ لفظ دو افراد کی سواری کے لیے یا دو افراد کے لیے مقرر کردہ کسی چیز کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اس طرح کی کئی مثالیں ایسی ہیں جنھیں اگر

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ہمارے لغت نویس، ذرائع ابلاغ اور پالیسی ساز اہمیت دیتے اور اس ضمن میں تعصب یا احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوتے تو آج ذرائع ابلاغ کی اردو زبان، انگریزی اور اردو الفاظ کا ایک ملغوبہ بن کر نہ رہ جاتی۔ اس سلسلے میں پڑوسی ملک بھارت سے بھی سبق لیا جاسکتا ہے جہاں غیر معروف سنسکرت اصطلاحات کو پچھلے ستر سال سے اہمیت دے کر مسلسل استعمال کیا گیا جس کے نتیجے میں انھی الفاظ کے آسان اردو مترادفات وہاں کی نئی نسل کے لیے اجنبی بن گئے۔

الف ممدودہ اور الف مقصورہ کا درست مقام

اس لغت کے بالکل آغاز سے ہی قاری کو ایک بات پر اچنبھا ہوتا ہے کہ الف ممدودہ اور الف مقصورہ دونوں کے درمیان بیٹس نے کوئی حد فاصل قائم نہیں کی۔ اگرچہ شروع میں الف مقصورہ سے لغت کا آغاز ہوتا ہے اس کے بعد الف ممدودہ اور الف مقصورہ کے الفاظ بغیر کسی تفریق کے یکے کے بعد دیگرے آتے چلے جاتے ہیں۔ کئی مقامات پر مروجہ اردو املا کی خلاف ورزیاں بھی ملتی ہیں مثلا دکان کو دوکان، پیشاب کو پشاب، چنگیز خان کو جنگیز خان، گاوں کو گانو، دیباچہ کو دیباجہ اور چھپا کو چنپا لکھنا۔ لفظ کے اصل معنی بعد میں اور غیر اہم معانی و مترادفات پہلے مثلا صفحہ نمبر ۲۰۷ پر دوڑ کا مطلب Attack پہلے لکھا ہے اور اصل معنی آخر میں۔ ''چکھنا'' اور ''چیخنا'' اپنی اپنی جگہ پر راس لفظ کے طور پر درست درج کیے ہیں مگر آگے جا کر ''چیکھنا'' کو راس لفظ کے طور پر درج کرکے اس کے معنی چکھنا درج کیے ہیں جن کا اصل لفظ سے کوئی تعلق نہیں۔

ہائے مخلوط اور ہائے ملفوظی

اردو لغت نویسی کی تاریخ میں معرکہ آرا اور اوّلین ذولسانی لغات کی صف میں شامل لغات مثلا جان شیکسپیئر کی لغت میں ہائے مخلوط (جس کا تلفظ اس سے پہلے والے حرف سے مل کر بنتا ہے مثلا گھول وغیرہ) اور ہائے ملفوظی (جس کی آواز خود سے آزادانہ ظاہر ہو مثلا جہاں) کا فرق ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔ اس حوالے سے بیٹس کی لغت کے اندراجات اس خامی سے پاک اور بالکل واضح ہیں۔

یائے معروف اور یائے مجہول کا درست استعمال

اس لغت کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ اس میں فاضل لغت نویس نے یائے معروف اور یائے مجہول کا

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

فرق قائم رکھا ہے۔ غالباً یہ امتیاز فاضل لغت نویس کی عربی دانی کا فیض ہے ورنہ اس امر کا اہتمام جان تھامپسن پلیٹس (John Thompson Platts) (۱۸۳۰ء۔ ۱۹۰۴ء) کی شہرہ آفاق اور ضخیم لغت میں بھی نظر نہیں آتا بلکہ بقول جابر علی سید (۱۹۲۳ء-۱۹۸۵ء) جان بورتھ وک گل کرسٹ سے جان تھامپسن پلیٹس تک اس معاملے میں تقلید کا عنصر غالب نظر آتا ہے۔[۱۳] یاے معروف اور یاے مجہول کا یہ فرق اس لیے بھی اہم تھا اور ہے کہ دولسانی لغات نوآموز طلبہ کی رہنمائی کے لیے ترتیب دی جاتی ہیں۔ اس طرح کی اغلاط طلبہ کے لیے مشکلات کا سبب بن سکتی ہیں۔ ایک نیا طالب علم، عربی کے لفظ ''باریؒ'' اور فارسی کے ''باری'' کے بارے میں شبہات کا شکار ہوسکتا ہے۔ اس حوالے سے ییٹس کی باریک بینی قابل تحسین اور خاصی دل چسپ ہے۔ ییٹس نے فارسی کے ''بارے'' بمعنی دفعہ یا مرتبہ، ''باری'' بمعنی اللہ تعالی، ''باری'' بمعنی دفعہ اور باری بمعنی کھڑکی الگ الگ درج کیا ہے۔ اسی طرح فاضل لغت نویس نے لفظ ''چوک'' کی وضاحت میں ییٹس نے تین معانی درج کیے ہیں۔ چوک بمعنی چورنگی، چوک بمعنی غلطی اور چوک بمعنی تیزاب کا الگ الگ اندراج کر کے عربی کے علاوہ ہندی وغیرہ پر بھی اپنی گرفت کا ثبوت دیا ہے۔

ٹائپ کی مشکلات

اس لغت میں غالباً ٹائپ کے مسائل کی وجہ سے کئی حروف کی درست شکل درج کرنا ممکن نہ تھا اسی لیے کچھ اردو حروف کی شکل بدلی ہوئی نظر آتی ہے مثلاً ''ٹ'' کی جگہ چار نقطی حرف ''.'' کا استعمال، ''ڑ'' کی جگہ ر کے اوپر ایک مختصر لکیر (-)، ڈ لکھتے ہوئے چھوٹی ط کی جگہ د پر ایک چھوٹی سیدھی لکیر (-) لکھنا وہ مسائل تھے جو ییٹس سے کافی پہلے یعنی ۱۸۱۷ء میں شائع ہونے والی جان شیکسپیئر (۱۷۷۴ء۔ ۱۸۵۸ء) کی لغت میں بھی بعینہٖ ہی موجود تھے اور ان مسائل سے ایس ڈبلیو فیلن (S. W. Fallon) (۱۸۱۷ء۔ ۱۸۸۰ء) اور ڈنکن فوربس (Duncan Forbes) (۱۷۹۸ء۔ ۱۸۶۸ء) اپنی اپنی ہندوستانی انگریزی لغات میں بھی جان نہ چھڑا سکے تو ییٹس کو اس معاملے میں معذور سمجھنا چاہیے۔

ادبی وعوامی الفاظ

ییٹس کی لغت اگرچہ مختصر بھی ہے اور ایس ڈبلیو فیلن کے مقابلے میں قدیم بھی، اس کے باوجود ییٹس نے نہ تو ادبی الفاظ و اصطلاحات کو نظر انداز کیا ہے اور نہ ہی عوامی الفاظ کو ترک کیا ہے۔ ان معنوں میں یہ مختصر لغت

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اپنے داخلی توازن کی حامل ہے اور لغت نویس کی بصیرت پر دال بھی۔ نئے لغت نویس کے لیے گزشتہ لغات کی تقلیدِ محض کوئی لائق تحسین روش نہیں، ایک لغت نویس کو اپنی لغوی روایت سے واقف اور اپنے پیش رو لغت نویسوں کے محاسن و معائب کے بارے میں تنقیدی رائے کا حامل ہونا چاہیے۔ اردو لغت نویسی کی تاریخ میں آنے والے بڑے لغت نویس اپنے پیش رو لغت نویسوں کی غلطیوں سے گریز کرتے اور ان کی خصوصیات کو اپنے فن میں سموکر آگے بڑھتے تو اردو۔ انگریزی اور انگریزی اور انگریزی۔ اردو لغت نویسی کے علاوہ اردو کی یک لسانی لغت نویسی بھی اپنی ارتقائی منازل جلد طے کرسکتی تھی۔ آج بھی یہ روش نئے اردو لغت نویس کے لیے مشعل راہ ثابت ہوسکتی ہے۔

شاعرانہ اصطلاحات

ایک عجیب بات یہ ہے کہ لفظ ''آبرو'' کے ذیل میں اردو زبان کے شاعر شاہ مبارک آبرو (۱۶۸۳ء۔ ۱۷۳۳ء) کا نام تو درج کیا ہے مگر لفظ ''غالب'' موجود ہونے کے باوجود اس کے ضمن میں اشارتاً بھی اردو زبان کے مشہور شاعر اسداللہ خان غالب (۱۷۹۷ء۔ ۱۸۶۹ء) کا ذکر تک موجود نہیں جب کہ غالب بیٹس کے ہم عصر تھے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت تک غالب اس قدر مشہور نہ تھے۔ معلوم ہوتا ہے آبرو کا ذکر بھی اتفاق سے ہوا ہے ورنہ یہ بیٹس کا طریق نہیں۔ اس لغت میں شاعری کی متداول اصطلاحات قافیہ، ردیف، مطلع، مقطع، تخلص، غزل، نظم، ترجیع بند اور مرثیہ وغیرہ موجود ہیں۔ بیٹس کی لغت میں ان شعری اصطلحات سے بیٹس کی واقفیت کا نتیجہ معلوم نہیں ہوتی بلکہ عربی سے ان کی شغف کا نتیجہ ہیں۔

اسلامی اصطلاحات

یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ بیٹس عربی زبان اور اس کی قواعد پر مہارت رکھتا ہے مگر اسلامی اصطلاحات کے ضمن میں اس کی لغت میں سنگین غلطیاں موجود ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ فاضل لغت نویس اسلام، عربی اور مسلمانوں کے بارے میں محدود اور کتابی علم رکھتا تھا مگر اور اسلامی معاشرت سے براہِ راست متعلق نہیں رہا ورنہ ''نکاح'' جیسے لفظ کے بیان میں ایسی فاش غلطی کا مرتکب نہ ہوتا۔ بیٹس نے نکاح کے معنی کا اندراج کرتے ہوئے سب سے پہلے Matrimony لکھا ہے جو کہ درست ہے مگر اس کے فوراً بعد ہی (marriage generally a second marriage or one of an inferior kind) بھی لکھ دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اس کی غلط فہمی ہے۔ اسی طرح عدت کا لفظ سرے سے موجود ہی نہیں۔ ظاہر ہے کہ اسلامی معاشرت سے واقف شخص جو نکاح اور طلاق کے تصورات سے واقف ہو یہ ممکن نہیں کہ وہ عدت سے ناواقف ہو۔ اسی طرح ''زنا'' کے لفظ کو بجا طور پر اسم ظاہر کر کے اس کے معانی Adultery اور fornication درست درج کیے مگر اس کے بعد اس کا مطلب Adulterer درج کیا جو کہ اسم نہیں بلکہ فاعل ہے۔ اسی لفظ کے معانی ظاہر کرتے ہوئے آخری لفظ harlotry درج کر دیا ہے جو کہ رقم کے عوض زنا کرنے یا اس کی پیش کش کرنے کے معانی میں ہے جب کہ زنا کا اطلاق عورت اور مرد کے ناجائز تعلقات پر ہوتا ہے خواہ وہ رقم کے عوض ہوں یا رضا کارانہ۔ اسی طرح تکفیر کے معانی کسی کو کافر قرار دینا ہے مگر فاضل مصنف نے اس لفظ کے معانی ظاہر کرتے ہوئے شروع کے تین مطالب Covering, expiating a crime, Humbling درج کرنے کے بعد چوتھے مقام پر اس کے اصل معانی یعنی Accusing one of impiety اور پھر calling him infidel درج کیے ہیں۔ ظاہر یہ ایک گم راہ کن مشق ہے اور اسلامی تصورات کے حقیقی معانی اور ان کی تہذیب سے غیر متعلق ہونے کا نتیجہ ہے۔

ابوجہل کے بارے میں غلط فہمی

ییٹس کے عربی سے شغف اور اسلامی تاریخ کے متعلق معلومات کے باوصف کئی ایسی فاش غلطیاں نظر آتی ہیں مثلاً لفظ ''ابوجہل'' کی وضاحت میں اسے ''جہل کا باپ'' تو درست بتایا مگر ساتھ ہی اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا بھی لکھ دیا ہے، حالاں کہ اسی لغت میں ییٹس نے اسلامی تاریخ سے اپنی واقفیت کا غیر ضروری اظہار کرتے ہوئے ''ابنِ زیاد (متوفیٰ ۶ر اگست ۶۸۶ء)'' کا درست اندراج کیا اور اس کی وضاحت بھی بالکل درست کی۔ ابوجہل سے متعلق ییٹس کی بیان کردہ غلطی وہ غلط فہمی ہے جس سے جو ییٹس کے بعد آنے والا ڈنکن فوربس بھی نہ بچ سکا حقیقت یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق قریش کے بنو ہاشم قبیلے سے تھا جب کہ ابوجہل بنو مخزوم سے تعلق رکھتا تھا۔ اسی طرح جان شیکسپیئر ان سے پہلے اپنی لغت میں یہ غلطی کر چکا ہے۔[۱۴] یہی غلطی جان شیکسپیئر اور ڈنکن فوربس نے بھی اپنی لغت میں بعینہٖ نقل کر دی۔[۱۵]

ماحصل

اردو کی ذولسانی لغت نویسی کی ارتقائی تاریخ میں اس لغت کو نظر انداز کیا گیا ہے حالاں کہ یہ اپنی منفرد خصوصیات کی بنا پر بعد میں آنے والے لغت نویسوں کے لیے رہنمائی کا باعث بن سکتی تھی مگر اس سے کماحقہٗ فائدہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اٹھایا نہیں گیا۔ اب یہ لغت اپنی اصلی صورت اور اس پر نقد کی صورت میں بھی موجود ہے مگر اب اس سے فائدہ اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ اسے اس کی اصل صورت سے صرف اردو لغت نویسی کے ارتقائی منازل کی تفہیم کے لیے فائدہ اٹھایا جائے اور اس مقصد کے لیے اس لغت کو بھی مستشرق لغت نویسوں کی دیگر اہم لغات کی طرح مقتدرہ کے لغات پر لسانی و تحقیقی جائزے کے سلسلے میں جگہ دی جائے تا کہ اردو بہ انگریزی لغت نویسی کی تاریخ و ارتقا میں اس اہم لغت کا کردار متعین کیا جا سکے۔ تحقیق کے ضمن میں بھی اس کا اصل فائدہ تب ہوسکتا ہے جب اسے تحقیقی حواشی کے ساتھ شائع کیا جائے۔ رہے عام افراد تو ان کے لیے اس لغت کی چنداں اہمیت نہیں کیوں کہ اس سے بدرجہا بہتر اردو انگریزی لغات بازار میں دستیاب ہیں۔

حواشی

۱۔ سڈنی لی (Sydney Lee)، *Dictionary of National Biography*، جلد ۶۳ (لندن: اسمتھ، ایلڈر اینڈ کمپنی، ۱۹۰۰ء)، ص ۳۰۴
ییٹس ایک بپٹسٹ مشنری اور مختلف الجہات شخصیت کا حامل مستشرق تھا۔ اس نے شروع میں ایک اسکول میں مدرسی کی مگر جلد ہی اسے چھوڑ کر یورپ کی کلاسیکی زبانیں سیکھنا شروع کیں۔ ۱۸۱۳ء میں اس بائبل کو مشرقی زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے کا خیال آیا۔ ۱۸۱۵ء کو ییٹس عیسائیت کے فروغ کے لیے کلکتہ کی بندرگاہ پر اترا۔ سیرام پور میں اس نے سنسکرت اور بنگالی زبان سیکھی۔ ۱۸۲۹ء سے ۱۸۴۵ء یعنی اپنی موت تک دیگر تبلیغی مساعی مثلاً بنگالی میں بائبل کے کچھ حصے کے ترجمے اور سنسکرت کی لغت ترتیب دینے کے ساتھ ساتھ ییٹس نے زیرِ نظر لغت کی ترتیب کا کام جاری رکھا۔

۲۔ مولوی عبدالحق، ''لغت کبیر اردو''، جلد دوم، حصہ اول'' (کراچی: انجمن ترقی اردو، پاکستان، ۱۹۷۷ء)، ص ۲۰

۳۔ ایضاً، ص ۱۱

۴۔ ایضاً، ص ۲۲

۵۔ بہ طور دولسانی مستشرق لغت نویس گل کرسٹ کی بنیادی اہمیت کا اعتراف مولوی عبدالحق اور سے روف پاریکھ (۱۹۵۸ء) تک لغت نویسی کے تمام ماہرین نے کیا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ گل کرسٹ سے قبل دولسانی اردو بہ انگریزی یا انگریزی بہ اردو لغت نویسی کی باقاعدہ اور رجحان ساز کوشش نہیں ملتی۔ ان کی لغت سے قبل کی دولسانی لغات کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں رکھتیں۔ اپنی کم زوریوں کے باوصف گل کرسٹ کا لغوی کام اس لائق ہے کہ ایک قواعد نویسی سے ہٹ کر بہ طور دولسانی لغت نویس کے اس کے کام کا جائزہ اس طرح لیا جائے کہ بطور لغت نویس اس کا مقام و مرتبہ آزادانہ انداز میں واضح ہو۔

۶۔ *Encyclopedia Britannica* کی ویب گاہ میں لسانیات کا مندرجہ ذیل اندراج ملاحظہ ہو:
https://www.britannica.com/science/linguistics، رجوع کردہ ۳۱ دسمبر ۲۰۲۲ء

۷۔ ولیم ییٹس (William Yates)، *A Dictionary Hindustani and English*، (کلکتہ: بپٹسٹ مشن پریس، ۱۸۴۷ء)، ص III

۸۔ محولہ بالا، ص IV

۹۔ وارث سرہندی، ''کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد سوم، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء)، ص ۲۴

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

۱۰۔ جے ٹی تھامپسن (J. T. Thompson)، *A Dictionary in Oordoo And English*، (سیرام پور: چرچ مشن پریس کلکتہ، ۱۸۳۸ء)، ص ۷
۱۱۔ جابرعلی سید، ''کتبِ لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد اول، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء)، ص ۹
۱۲۔ ڈاکٹر روف پاریکھ، "لغوی مباحث"، (لاہور: مجلس ترقی ادب، جون ۲۰۱۵ء)، ص ۱۵
۱۳۔ جابرعلی سید، "کتبِ لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ"، ص ۹
۱۵۔ وارث سرہندی، ''کتبِ لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد ہفتم، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء)، ص ۱۳

وارث سرہندی نے ۱۹۹۵ء میں شائع ہونے والی ڈنکن فوربس کی لغت جائزہ لیتے ہوئے مندرجہ بالاتصنیف میں ڈنکن فوربس کی ابوجہل سے متعلق اس غلط فہمی کا بجا طور پر تذکرہ کیا۔ اس غلطی کی جڑ جان دراصل ڈنکن فوربس اور ان کے پیش رو جان شیکسپیئر (John Shakespeare)، (۱۷۹۸ء۔ ۱۸۶۸ء) کی معرکہ آرا لغت میں موجود ہے۔ جان شیکسپیئر کی لغت کا بھی تحقیقی جائزہ وارث سرہندی نے ۱۹۸۷ء میں شائع ہونے والی اپنی کتاب میں لیا مگر وہاں اس غلط فہمی کی نشان دہی نہ کر سکے۔ ظاہر ہے کہ اس غلط فہمی کا سلسلہ جان شیکسپیئر سے شروع ہوا جو ییٹس کی لغت سے ہوتا ہوا ڈنکن فوربس کی لغت تک پہنچا۔ یہاں جابرعلی سید کی بات درست محسوس ہوتی ہے کہ اصل لغت نویس تو وہ ہوتا ہے جو اولین لغت ترتیب دیتا ہے اس کے بعد آنے والا ہر لغت نویس کسی نہ کسی طرح اس کا نقال ہوتا ہے۔

مآخذ

۱۔ پاریکھ، رؤف، ڈاکٹر "لغوی مباحث"، لاہور: مجلس ترقی ادب، جون ۲۰۱۵ء
۲۔ سرہندی، وارث، "کتب لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد سوم، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء
۳۔ سرہندی، وارث، ''کتبِ لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد ہفتم، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء
۴۔ سیّد، جابرعلی، ''کتبِ لغت کا تحقیقی ولسانی جائزہ''، جلد اول، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء

لغات ودائرۃ المعارف

۱۔ تھامپسن، جے ٹی (Thompson, J. T.)، *A Dictionary in Oordoo And English*، سیرام پور: چرچ مشن پریس کلکتہ، ۱۸۳۸ء
۲۔ عبدالحق، مولوی، ''لغت کبیر اردو''، جلد دوم، حصہ اول''، کراچی: انجمن ترقئ اردو، پاکستان، ۱۹۷۷ء
۳۔ لی، سڈنی (Lee, Sydney)، *Dictionary of National Biography*، جلد ۶۳، لندن: اسمتھ، ایلڈر اینڈ کمپنی، ۱۹۰۰ء
۴۔ ییٹس، ولیم (Yates, William)، *A Dictionary Hindustani and English*، کلکتہ: بیپٹسٹ مشن پریس، ۱۸۴۷ء

ویب سائٹ

https://www.britannica.com/science/linguistics، رجوع کردہ ۳۱ دسمبر ۲۰۲۲ء